حدیثِ کربلا
طالب جوہری

حدیثِ کربلا

سبیلِ سکینہؑ

حیدرآباد لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸-۱

طالب جوہری

نام کتاب	:	حدیثِ کربلا
مصنف	:	علامہ طالب جوہری
اشاعتِ چہارم	:	۲۰۱۱ء
کمپوزنگ	:	مزمل شاہ
ناشر	:	مولانا مصطفیٰ جوہر اکیڈمی، کراچی
طباعت	:	سید غلام اکبر 0303265981 4
قیمت	:	۵۴۵/- روپیہ

رابطہ

فلیٹ نمبر 1، آصف پیلس، بی۔ایس ۱۱، بلاک ۱۳

فیڈرل بی ایریا، کراچی، پاکستان

فون: ۰۲۱-۶۳۷۸۶۰۱

موبائل: ۰۳۳۳-۲۱۲۷۹۳۲

مطابق سب سے پہلے عزرہ بن قیس احمسی سے کہا جاؤ حسین سے پوچھو کہ انھوں نے یہ سفر کیوں اختیار کیا ہے؟ وہ چونکہ امام حسین علیہ السلام کو خط لکھنے والوں میں شامل تھا اس لئے اس نے معذرت کی۔ دوسرے سرداروں نے بھی اسی بنیاد پر معذرت کی۔ ان میں سے کثیر بن عبداللہ شعبی نے کہا، جو کہ گستاخ اور بے ادب شخص تھا، کہ میں جاتا ہوں اور اگر کہو تو میں انھیں قتل بھی کر دوں گا۔ ابن سعد نے کہا میں یہ نہیں چاہتا میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ ان سے جا کر پوچھو کہ انھوں نے اس علاقہ کا سفر کیوں کیا ہے؟ جیسے ہی کثیر بن عبداللہ حسینی خیمہ گاہ سے قریب ہوا ابوثمامہ صائدی نے امام کی خدمت میں عرض کیا ﴿اصلحك الله يا ابا عبد الله قد جائك شرّ اهل الارض و اجرء هم علي ' ادم و افتكهم﴾ یا اباعبداللہ خدا آپ کی صلاح کو باقی رکھے۔ آپ کی طرف وہ شخص آ رہا ہے جو بدترین خلق ہے جسے قتل اور بے عزتی سے عار نہیں ہے۔ یہ کہہ کر ابوثمامہ شریک کی طرف بڑھے اور کہا کہ اگر امام سے ملنا چاہتے ہو تو اپنی تلوار یہیں چھوڑ دو۔ اس نے انکار کیا اور یہ کہا کہ میں تو قاصد ہوں اگر تم لوگ سننے پر آمادہ ہو تو میں پیغام سناؤں گا ورنہ واپس چلا جاؤں گا۔ ابوثمامہ نے کہا کہ اچھا تو پھر میں تمھاری تلوار کے قبضہ پر ہاتھ رکھوں گا تم اپنا پیغام سنادو۔ اس نے پھر انکار کیا۔ ابوثمامہ نے کہا تم ایک فاسق و فاجر اور ناپسندیدہ شخص ہو مجھے اپنا پیغام بتلاؤ۔ میں امام تک پیغام پہنچا کر ابھی جواب لاتا ہوں۔ اس نے یہ بھی قبول نہ کیا پھر دونوں نے ایک دوسرے کو سب و شتم کیا اور کثیر واپس چلا گیا۔

قرّہ بن قیس

طبری کا بیان ہے کہ اس کے بعد ابن سعد نے قرّہ بن قیس حنظلی کو بھیجا۔ قرّہ جیسے ہی امام کے خیموں کے قریب پہنچا امام نے ساتھیوں سے پوچھا کہ کوئی شخص اسے پہچانتا ہے؟ حبیب بن مظاہر نے کہا کہ میں اسے ایک اچھی رائے والے کی حیثیت سے پہچانتا تھا۔ مجھے یہ توقع نہ تھی کہ وہ عمر سعد کی طرف سے آئے گا۔ قرّہ نے نزدیک آ کر سلام کیا اور ابن سعد کا پیغام دیا۔ امام نے جواب میں فرمایا کہ تمھارے شہر (کوفہ) کے لوگوں نے مجھے یہاں آنے کی دعوت دی ہے لیکن اگر تم میرے آنے کو ناپسند کرتے ہو تو میں پلٹ جاؤں گا۔ قرّہ نے یہ سن کر واپس جانا چاہا تو حبیب بن مظاہر نے اس سے کہا کہ کیا تم دوبارہ انھیں ظالموں میں واپس جانا چاہتے ہو؟ امام حسین سے بے اعتنائی نہ کرو۔ اللہ نے انھیں کے آباء کے ذریعہ ہمیں ہدایت سے

سرفراز کیا ہے۔قرہ نے کہا پہلے میں پیغام کا جواب پہنچا دوں پھر دیکھا جائے گا۔قرہ نے ابن سعد کو پیغام پہنچایا تو اس نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ خدا مجھے حسین کو قتل کرنے سے محفوظ رکھے گا(۱)۔ یہ وہی قرّہ ہے جس سے حضرتِ حر کی گفتگو ہوئی تھی جو آئندہ نقل ہوگی۔قرّہ کا کردار حق شناسی کے باوجود باطل پرستی کا واضح نمونہ ہے۔

ابنِ سعد کا خط

طبری لکھتا ہے کہ پھر پسر سعد نے ابن زیاد کو خط لکھا ﴿ بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد حیث نزلت بالحسین بن علی بعثت الیه رسلی فسالته عما اقدمه و ماذا یطلب ویسال فقال کتب الیّ اهل هذه البلاد و اتتنی رسلهم فسئلونی القدوم ففعلت فاما اذا کرهونی و بدالهم غیر ما اتتنی به رسلهم فانا منصرف عنهم ﴾ (۲) میں نے کربلا پہنچنے کے بعد حسین کے پاس اپنے قاصد بھیجے اور حسین سے ان کے آنے کا سبب معلوم کروایا۔ انھوں نے کہا کہ اِس علاقے کے لوگوں نے مجھے خطوط بھیجے اور اپنے پیغام رساں افراد بھی بھیجے اور مجھ سے یہاں آنے کا مطالبہ کیا سو میں نے ان کی خواہش کو قبول کیا۔اب اگر وہ لوگ میرے آنے کو ناپسند کرتے ہیں اور اگر اب اُن کی رائے اس پیغام کے خلاف ہوگئی ہے جو انھوں نے مجھے بھیجا تھا تو میں واپس جاتا ہوں۔ حسان بن فائد بن بکر عبسی کا بیان ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ جس وقت ابن سعد کا خط پہنچا ہے میں ابن زیاد کے پاس موجود تھا۔خط پڑھ کر اس نے ایک شعر پڑھا ﴿ألآن اذ علقت مخالبنابه یرجو النجاة ولات حین مناص ﴾ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اب جب کہ ہمارے چنگل گڑ چکے ہیں حسین ہم سے چھٹکارا پانا چاہتے ہیں۔اب ہرگز چھٹکارا نہیں ہوگا۔

ابنِ زیاد کا جواب

پھر ابن سعد کو اس خط کا جواب لکھا۔﴿اما بعد فقد بلغنی کتابك و فهمت ما

۱۔ تاریخ طبری ج۴ص۳۱۰

۲۔ حوالۂ سابق